

ایمر جنسی کی آڑ میں مارشل لاء کا نفاذ ملک و ملت کے مقدر پر ایک بار پھر شب خون

بدقسمت مملکت پاکستان پر ایک بار پھر حکمرانوں نے ایمر جنسی پلس کی صورت میں ۳ نومبر کو دوسری مرتبہ شب خون مارا اور ایک بار پھر مملکت پاکستان کی جگہ ہنسائی کا سامان فراہم کیا اور عدل و انصاف کے حصول کے لئے پہلی مرتبہ حقیقی معنوں میں کھٹنے والا سپریم کورٹ آف پاکستان کا دروازہ پوری طرح کھٹنے سے پہلے ہی بند کر دیا گیا۔ آئین و دستور جو پہلے ہی سے حکمرانوں کے ہاتھوں معذور و محکوم ہو چلا تھا اسے ایک بار پھر ”شاہراہ دستور“ کے بچوں بیچ بیدردی کے ساتھ ذبح کر دیا گیا اور منصف مزاج نڈر جنوں پر حشر بپا کر دیا گیا۔ کیونکہ نازک مزاج آدمیوں کے طرز حکمرانی کے لئے یہ ایک بڑی رکاوٹ تھے۔ کروڑوں پاکستانی اپنے بچے کچھے ”حقوق“ سے بھی ایک بار پھر محروم کر دیئے گئے۔ آٹھ سال سے چھائی اندھیری رات کی تاریکیاں اس ماورائے آئین اقدام سے اور بڑھ گئی ہیں اور پاکستانی قوم کے مقدر کے ٹٹماتے ستارے بظاہر اوجھل ہو گئے ہیں اور لولی لنگڑی جمہوریت کا محل افراتفری اناٹا کی اور بے چینی کے گرد و غبار کے باعث غائب ہو گیا ہے اور پاکستانی قوم کا کاروان وادی مارشل لاء کی وسعتوں میں مزید دھکے کھانے کے لئے نامعلوم مزید کتنا عرصہ در پھرے گا۔

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے تیرا پتہ نہ پائیں تو لاچار کیا کریں

الغرض حکمرانوں کے دماغوں پر چھائے ہوئے اندھیرے نے ہر چیز ہر نفس اور ہر امید پر اپنے منھوس سائے دراز کر دیئے ہیں۔ ناامیدی اور حکمرانوں کے مظالم نے ایسی زہریلی فضاء بنائی ہے کہ مملکت پاکستان میں سانس لینا دوبھر ہو گیا ہے۔
الغرض وہ جس ہے کہ لو کی دعا مانگتے ہیں لوگ

خیبر سے کراچی تک پاکستان کا رواں رواں ہم دھاکوں سے لرز رہا ہے۔ وزیرستان اور سوات کے عوام پر خطرناک بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ دونوں جانب لاشوں کے پٹے اٹھ رہے ہیں۔ خانہ جنگی اور خانماں بربادی کے پیوندوں نے پاکستان کی سالمیت کا بچا کچھا لباس مزید بدنما کر دیا ہے۔ حکمرانوں نے امریکہ اور اغیار کو خوش کرنے کیلئے جو آگ اپنے گھر کے آگن میں جلائی تھی اب یہ پھیلنے پھیلنے ملک کی گلی گلی کو چوں کو چوں اور گھر گھر تک پھیل گئی ہے اور اب اس کے راستے میں جو چیز بھی سامنے آ رہی ہے اس کا تعلق پاکستان کے مستقبل سے نہیں بلکہ اس کے گھر سے ہے۔ کراچی کے

ہم دھاکے، راولپنڈی اور سرگودھا اور تربیلا کے واقعات اس کی معمولی جھلک ہیں۔ ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے پاکستان کے مخدوش اور بگڑتے حالات میں ایمر جنسی کا نفاذ کر کے اور آئین کو معطل کر کے جلتی پرتیل کا کام کیا ہے۔ اگرچہ سپریم کورٹ کے فُل بینچ نے اسی دن پی سی او کو مسترد کیا اور انہوں نے اپنے فیصلہ میں واضح اور شفاف لفظوں میں بتا دیا کہ پرویز مشرف کا یہ اقدام غیر آئینی اور غیر اخلاقی ہے۔ (ہماری دانست میں حالات اس سے کنٹرول نہیں ہوں گے بلکہ مزید بگاڑ کی سمت میں جائیں گے۔ خود کش دھماکوں کا سلسلہ جو وزیرستان، لال مسجد اور باجوڑ پر حکومتی مظالم کا شدید رد عمل ہے اب اس اقدام کے بعد خطرہ ہے کہ وہ قوتیں پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیں گی۔

حکمرانوں نے ایمر جنسی کے جواز کیلئے ان قوتوں کو ایک بار پھر اپنا ہدف اور نشانہ بنانے اور کچلنے کی بات کی ہے۔ معلوم نہیں کہ اس دو طرفہ جنگ کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ بد قسمتی سے یہ سب کچھ امریکہ کی ایما اور اس کی منشاء کیلئے کیا جا رہا ہے۔ صلیبی دہشت گردی میں آخر بے گناہ پاکستانیوں اور پاکستانی افواج اور پولیس کو کیوں جھلسایا جا رہا ہے؟ آخر عالمی اتحاد کا ساتھ دینے کا پاکستان کو کیا فائدہ ہوا؟ اگر کچھ ڈالر زلے بھی تو وہ حکمرانوں کے خزانوں میں پہنچے۔ پاکستانی قوم کے ماتھے پر تو کرائے کے قاتلوں کا دھبہ ہی سجا۔ ہم نے اس جنگ میں اب تک ہر چیز ہار لی ہے۔ پرویز مشرف اگر سو سال بھی امریکہ کو خوش کرنے کے لئے اقدامات کرتا رہے لیکن امریکہ جنم کی آگ کی طرح حل من مزید پکارتا رہے گا۔ موجودہ ایمر جنسی بھی امریکی ایما پر پاکستان میں لگائی گئی ہے کیونکہ چیف جسٹس آف پاکستان جناب افتخار چودھری۔ لال مسجد کو دوبارہ کھولنے کا نہ صرف آرڈر دیا بلکہ جامعہ حفصہ کو بھی دوبارہ بنانے کے احکامات صادر کئے۔ اسکے علاوہ مجاہدین اور دیگر نیک، صالح افسران کو پاکستان کی ظالم ایجنسیوں کے چنگل سے دوبارہ رہا کروایا اور ابھی سپریم کورٹ سے کئی لاپتہ افراد کو چند روز میں رہا کرانے کے احکامات جاری ہونے والے تھے۔ اسلئے امریکہ کو پرویز مشرف سے زیادہ جناب چودھری افتخار کے اسلام پسند اقدامات پر گھبراہٹ پیدا ہو گئی تھی۔ اسی باعث امریکہ کی مکمل آئیر باد سے پاکستان کی عدلیہ اور اس کی عوام اور میڈیا پر ایک بار پھر شب خون مارا گیا۔ اس سے یہ امر ایک بار پھر واضح ہو گیا ہے کہ امریکہ اور مغرب کو جمہوریت اور انسانی حقوق سے کوئی سروکار نہیں بلکہ انہیں صرف اور صرف اپنے مفادات عزیز ہیں۔ اسی طرح پرویز مشرف نے بھی صرف اور صرف اپنی ضد، ہٹ دھرمی اور جھوٹی آنا کی تسکین اور اقتدار بچانے کیلئے آئین پاکستان کو دوبارہ نہ صرف معطل کیا بلکہ اسے بازیچہ اطفال بنا دیا گیا اور چیف جسٹس کو عدل و انصاف کا بول بالا کرنے کی پاداش میں معطلی کی سزا دی۔ ان واقعات کے بعد ”روشن خیالی“ کی دعویدار حکومت کا کیا ”خوبصورت“ تاریک انداز سامنے آیا ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان میں ہمیشہ حکمرانوں اور آمروں نے ایسے اقدامات کو جمہوریت اور قومی مفادات کے حصول کیلئے ضروری قرار دیا ہے۔ پاکستانی قوم پر ایک بار پھر بڑی ذمہ داریاں آن پڑی ہیں۔ اب پوری قوم کو ان ظالم حکمرانوں کے خلاف کمر بستہ ہو جانا چاہیے۔ بس اب بہت ہو چکا جنہوں نے قوم کو جتنا ریغمال بنانا تھا بنالیا اب

قوم کو خواب غفلت اور بایوسی کی چادر کو پھاڑ کر جدوجہد اور انقلاب کی طرف اٹھنا چاہیے۔ ایک بار پھر دار و رسن قربانی مانگ رہے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کا کردار تو سب کے سامنے نگاہ ہو چکا ہے۔ بے نظیر مشرف کی ذیل سب کے سامنے ہے۔ امریکہ کی ایماء پر آگ اور پانی کو دینی جماعتوں اور دینی مدارس کے خلاف کیجا کیا گیا ہے۔ بے نظیر جس کی رنگ رگ میں اسلام دشمنی بھری ہوئی ہے اس نے امریکہ اور مغرب کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اقتدار میں آتے ہی ان قوتوں کے خلاف مشرف سے زیادہ سخت اقدامات کرے گی۔ اسی سلسلے میں آئے دن اخبارات اور میڈیا میں اس کی بکواسات اور مغلظات سننے کو ملتی ہیں۔ گو کہ مشرف نے اپنی فطرت کے مطابق اس کے ساتھ بھی وفاداری نبھائی نہیں۔ اور یوں لگتا ہے کہ ان کی سانچے کی ہانڈی بیچ چور ہے میں ٹوٹ گئی ہے جو کہ ایک خوش آئند امر ہے۔ ایم ایم اے کا شرمناک کردار اور استغفوں کے معاملہ پر ٹال مٹول اور مشرف کے صدارتی الیکشن کیلئے سرحد اسمبلی کی تاریخ بدھانے کے ڈرامہ نے تو سیاسی پنڈتوں کے چہرے سے سارے نقاب اتار پھینکے ہیں۔ صدارتی الیکشن میں ایم ایم اے نے جس طرح پرویز مشرف کی فاسٹ حکومت کو جس طرح کھلم کھلا سپورٹ کیا وہ ایل ایف او کے جرم سے بھی بڑھ کر گھناؤنا جرم ہے، اگرچہ اس سارے فساد کی بنیاد یہی رسوائی زمانہ سترھویں ترمیم ہے جس پر دستخط کر کے ایم ایم اے کی دو جماعتوں نے پورے پاکستان اور اس کی اسلامی و جمہوری تشخص کو ایک آمر اور وہ بھی لبرل اور سیکولر اور اس سے بڑھ کر امریکہ اور مغربی طاقتوں کے ایک غلام کی بھیئت چڑھا دیا۔ اب یہ سب کچھ قیامت تک ایم ایم اے کے اعمال نامہ سیاست میں لکھا جائے گا۔ اور اس کا ٹخنہ جس ڈیزھ صوبوں کی حکومت اور پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کی قیادت وغیرہ وغیرہ کی شکل میں وصول کیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

ع قوے فروختند و چہ از اسل فرودختند مگر آج اس بازار میں متاع دین بھی شامل کر دیا گیا اور اب اس

مصرع میں قوے کے ساتھ ”دینے“ بھی فٹ ہو رہا ہے۔ کہ ع دینے فروختند و چہ از اسل فرودختند اور پھر چہ اقتدار سے محرومی اور ٹکٹے کے موقع پر دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کی جو جگہ ہنسائی رسوائی اور بے آبرو ہونے کا سامان فراہم کیا اس پر بھی ماسوائے خون دل کے آنسو بہانے کے اور کیا کہا جاسکتا ہے؟ الغرض سیاسی اور مذہبی جماعتیں پاکستانی قوم کو اس بھنور سے نکالنے کی اہلیت نہیں رکھتیں۔ جو کچھ کرنا ہے پاکستانی قوم کو اپنے زور بازو پر اٹھار کر کے کرنا ہے۔ خصوصاً پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو زیادہ قربانی اور ذمہ داری کا ثبوت دینا ہوگا۔ کیونکہ آمریت کے خلاف رائے عامہ ہمارا کرنا انہی کا منصب اور کام ہے۔ تب ہی قوم پر آزادی کا سورج طلوع ہو سکتا ہے ورنہ اگر یہی سیاسی جماعتیں ان کی ”نجات دہندہ“ ”شہریں اور یہی ”رہنما“ ”حضر راہ“ بنے رہے تو صبح قیامت کو بھی انہیں موجودہ فاسٹ مشرف ٹولہ سے شاید ہی آزادی ملے ؟

پھول بے پردا ہے تو گرم نوا ہوا نہ ہو، کاروانی ہے جس سے آواز دریا ہوا نہ ہو